قمر الحسنین

قومی اسمبلی میں معرکہ ایمان والحاد

مسلکی تفریق اور سیاسی دھڑے بندی کا برا ہو جس نے حق سچ کی حمایت و نصرت سے زبان و قلم میں جھل پیدا کر دیا۔ مثلاً مولانا احمد رضا خان مرحوم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو خلافت راشدہ میں شمار کیا ہے مگر کیا کیجئے اس مسلکی جنگ و جدل کا جس نے بے جا تعصب کا بیج بویا ہے کہ بعض دیوبندیوں نے صرف احمد رضا کی مخالفت میں اندھے ہو کر سیدنا معاویہؓ کو باغی تک لکھ دیا۔ گزشتہ دنوں قومی اسمبلی میں ملحدوں اور مسلمانوں کے مابین بعض شرعی مسائل و افکار پر رد و کد ہوئی۔ جس میں عبدالستار خان صاحب نیازی نے خاصی برہمی کا اظہار کیا جسے پریس نے بطور خاص اچھالا اور پریس میں براجمان ملحدوں نے اس پر فقرے چست کئے اور تردید و تکفیر کو ملا کا محبوب مشغلہ بتایا اور ملا کو جی بھر کے گالیاں دیں اور یہ وہی گالیاں ہیں جو ایک صدی سے فرنگی پسند ملحدین مولوی کو بک رہے ہیں۔ یوں مولوی جو بے حس ہو چکا ہے

گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا۔

اسمبلی اور پریس کے ملحدین ہرگز نہیں چاہتے کہ اس ملک میں قرآن و سنت برسر اقتدار ہو اور مولوی برسر کار۔ اگر مولوی برسر کار ہو گیا تو اورنگزیب عالمگیر مرحوم کا دور لوٹ آئے گا جو ملحدوں کو ہرگز قبول نہیں کیونکہ یہ ان کا معاشی قتل ہو گا جس کے لئے یہ ہرگز تیار نہیں انہوں نے واسکوڈے گاما سے وراثت میں یہی پایا ہے کہ دین والے طبقہ کو معاشی طور پر اپاہج کر دو تو یہ کبھی اقتدار میں نہیں آسکتا۔ اس نے پندرھویں صدی کے آخر میں یہ گر انہیں سمجھایا۔ آج تو بیسویں صدی کا آخر ہے اس نے مالابار کے مسلمانوں سے معاشی انتقام لیا تھا۔ انہوں نے پاکستانی دین والوں سے انتقام لیا ہے۔ یہ سرسید کی اولاد بھلا شاہ ولی اللہ کی اولاد کو کیسے برداشت کر سکتی ہے۔ ستم ربالائے ستم کہ شاہ ولی اللہ دہلوی مرحوم نے علماء اور اپنے ورثاء کو تلقین کی ہے کہ خبردار معاشی طور پر اپنے ہمراہیوں کو بے جان نہ کرنا ورنہ تم پر وہ قوم حکمرانی کرے گی جو معاشی طور پر مضبوط ہو گی مگر ان پیٹ کے بندوں نے خود تو معاشی طاقت حاصل کی مگر غریب ساتھی کو ساتھ کھانا کھلانا بھی گوارا نہ کیا۔ بالکل یہی حال سیاست کے کٹہرے میں کھڑے ان ملزموں کا ہے جنہوں نے ملحدوں کی سیاسی حمایت میں عبدالستار خاں نیازی کی پگڑی اچھالنا ملک کی نصرت سمجھا مگر منکر کی تردید صرف اس لئے نہ کی کہ کلمہ حق احمد رضا خاں کے ایک متوسل نے ادا کیا ہے حالانکہ منکرات کی تردید میں باکمال لوگ شاہ ولی اللہ کے وارث ہی تھے۔ لیکن اس مفاد پرستی کے دور میں اقبال کا شاگرد رشید حسین احمد مدنی کے شاگردوں پر سبقت لے گیا

بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو دے سکا

منکرات کے بارے میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔

من رئ منکم منکراً فلیغیره بیده۔ فان لم یستطع فبلسانہ۔ فالم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان و فی روایتہ ولیس بعد ذلک حبہ خر دل من الایمان

تم میں سے جو بھی منکر دیکھے اپنی طاقت سے اسے بدل دے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے (اسے بدلے) اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنے دل سے (اس کو برا جانے) یہ کمزور ترین ایمان ہے اور دوسری روایت میں ہے۔

اس کے بعد حبہ خردل کے برابر بھی ایمان نہیں!

شاہ احمد نورانی اور ان جیسے لوگ اس حدیث کی روشنی میں ایمان بھی ٹٹولیں۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ ہم اس مقام پر فائز نہیں کہ ایسے لوگوں کو ٹوکیں یا روکیں

کرمہائے تو مارا کرد گستاخ

تہذیبِ نو کے فرزندانِ ناھموار کے نام

طبلے کی تھاپ
باجے کی آواز
سارنگی کی ریں ریں
گھنگروؤں کی جھنکار
اور رنڈیوں کے گانے کی تان پر
ناچنے اور جھومنے والی ماؤں کی کوکھ سے
طارق بن زیاد، محمد بن قاسم اور
خالد بن ولید پیدا نہیں ہوتے

بلکہ ان کے بطن سے مائیکل جیکسن، زوہیب حسن، نادیہ حسن، مہدی حسن، نور جہاں، منی بیگم، اور عابدہ پروین جیسے لوگ ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(خاموش مبلغ)